فی ذلک لعبرۃ لاولی الالباب

۱۲۹۱ ھ

الحمد للہ کہ یہ رسالہ مزیل التباس اور موضح معنی اثر ابن عباس مسمی بہ

تحذیر الناس من انکار اثر ابن عباس

مؤلفہ وحید العصر فرید الدہر مولنا مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی

مطبع صدیقی بریلی مین باہتمام مولوی محمد منیر طبع ہوا

صالحین جنمین سے انبیاء اور صدیقین کا کمال تو کمال علمی ہے اور شہداء اور صالحین کا
کمال عملی انبیاء کو تو منبع العلوم اور فاعل اور صدیقین کو مجمع العلوم اور قابل سمجھو اور
شہداء کو منبع العمل اور فاعل اور صالحین کو مجمع العمل اور قابل خیال فرمائیے دلیل اس دعوی
کی یہ ہے کہ انبیاء اپنی امت سے اگر ممتاز ہوتے ہین تو علوم ہی مین ممتاز ہوتے ہین باقی رہا
عمل اوسمین بسا اوقات بظاہر امتی مساوی ہو جاتے ہین بلکہ بڑھ جاتے ہین اور اگر قوت
عملی اور ہمت مین انبیاء امتیون سے زیادہ بھی ہون تو یہ معنی ہوئے کہ مقام شہادت اور وصف
شہادت بھی انکو حاصل ہے مگر کوئی ملقب ہوتا ہے تو اپنے اوصاف غالبہ کے ساتھ ملقب ہوتا
ہے مرزا جانجاناں صاحب ؒ اور شاہ غلام علی صاحب ؒ اور شاہ ولی اللہ صاحب ؒ اور شاہ عبد العزیز
صاحب ؒ چارون صاحب جامع بین الفقر والعلم تھے پر مرزا صاحب اور شاہ غلام علی صاحب تو
فقیری مین مشہور ہوئے اور شاہ ولی اللہ صاحب اور شاہ عبد العزیز صاحب علم مین وجہ اسکی
یہی ہوئی کہ اونکے علم پر تو انکی فقیری غالب تھی اور اونکی فقیری پر انکا علم اگرچہ انکے علم
سے انکا علم یا انکی فقیری سے انکی فقیری کم نہو سو انبیاء مین علم عمل سے غالب ہوتا ہے اگرچہ
اونکا عمل اور ہمت اور قوت اورون کی عمل اور ہمت اور قوت سے غالب ہو بہرحال علم مین انبیاء اورون
سے ممتاز ہوتے ہین اور مصداق نبوت وہ کمال علمی ہی ہے جیسا کہ مصداق صدیقیت وہی کمال
علمی ہے چنانچہ لفظ نبأ اور صدق ہی جو ماخذ دو صفات مذکورہ ہے اس بات پر شاہد ہے نبأ خود
خبر کو کہتے ہین جو اقسام علوم یا معلوم مین سے ہے اور صدق اوصاف علم مین سے پر نبوت اور
صدیقیت مین وہی فرق فاعلیت و قابلیت ہے جو آفتاب و آئینہ مین وقت تقابل معلوم
ہوتا ہے چنانچہ وہ حدیث مرفوع قولی جسکا یہ مطلب ہے کہ جو میرے سینہ مین خدا نے ڈالا تھا
مین نے ابوبکرؓ کے سینہ مین ڈالدیا اسپر شاہد ہے مگر جیسے نبی کو نبی اصلی کہتے ہین کہ خبرا